خاکہ برائے پی ۔ ایچ۔ ڈی

ترنم ریاض اور مشرف عالم ذوقی کے ناولوں کا سماجیاتی تقابل

مقالہ نگار
دلبر احمدوگئے

نگراں
ڈاکٹر عرفان احمد ملک

شعبہ اردو
سینٹرل یونیورسٹی آف کشمیر،گاندربل

2024

ڈین اسکول آف لنگویجز
شعبہ اردو
مرکزی جامعہ کشمیر،گاندربل

مقالہ نگار
دلبر احمدوگئے

نگراں
ڈاکٹر عرفان احمد ملک

اندراج نمبر : 23157CUKmr010
تاریخ داخلہ :07-06-2024
شعبہ اردو ، مرکزی جامعہ کشمیر، گاندربل
2024

تعارف :۔

فکشن سے مراد وہ تحریر ہے جس میں کسی واقعہ، تجربہ یا کسی قصہ وغیرہ کو پیش کیا جاتا ہے۔فکشن نگار اگر چہ اپنی تخلیق کے لیے سماج سے ہی خام مواد اخذ کرتا ہے لیکن اس ترتیب وتنظیم اور پیش کش میں وہ جس انفرادی ہنر مندی اور تخلیقی اپچ کامظاہرہ کرتا ہے وہ اسے جاذبِ نظر اور پر فریب بنا دیتا ہے۔اس تخلیق عمل کے دوران فکشن نگار اصل واقعہ کو ایک طرح سے اجنبیانے کے عمل سے گزار کر ہمارے سامنے لاتا ہے جس میں وہ زماں ومکاں اور کرداروں کی اپنے نقطہ ــ

ٔنظر سے از سر نو تخلیق کرتا ہے۔اسی لیے فکشن کو حقیقت کی باز تخلیق کہا جاتا ہے۔ناول فکشن کی وہ شاخ ہے جس میں ہماری حقیقی زندگی کا عکس نظر آتا ہے۔ناول کا فن اُس مخصوص کہانی سے عبارت ہے جس کے پس پردہ سماجی ،سیاسی اور تہذیبی شعور کی تنقید وترجمانی کرتے ہوئے موضوعاتی وفنی طور پر تخلیق کے باطن سے ہو کر صفحہ قرطاس پر اپنی زینت کے رنگ برتا ہے۔اس میں انسان کی خارجی وداخلی زندگی کو فن کے تقاضوں کے ساتھ

پیش کیا جاتا ہے۔اس صنف ادب کی تشکیل میں جن اجزاوں کا شامل ہونا ضروری قرار پایا ہے ان میں قصہ، پلاٹ، کردار، مکالمہ، زماں ومکاں ،اسلوب اور نقطہ نظر شامل ہیں۔

اردو ادب میں ناول نگاری کا باقاعدہ آغاز مولوی نذیر احمد کے ناول ”مراۃ العروس“ سے ہوتا ہے۔ نذیر احمد نے اصلاحی نقطہ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے کرداروں کی خوبیوں اور خامیوں کے ذریعے اچھائی ،برائی، نیکی ،بدی اور اخلاقی بلندی پر مبنی ناول تحریر کئے۔ اس دور میں سرشار نے لکھنو کے معاشرتی زندگی اور وہاں کے رہن سہن کو اپنے ناول کا موضوع بنایا۔ عبدالحلیم شرر نے چند ایک تاریخی ناول لکھتے ہوئے اردو ناول نگاری کو ایک نئے موضوع سے ہم کنار کیا۔مرزاہادی رسوا نے ”امراوجان ادا“ کے نام سے جو ناول تحریر کیا جس کو ناقدین ادب نے فن وتکنیک کے اعتبار سے اردو کا پہلا مکمل ناول قرار دیا۔رومانیت اور تخیل پسندی کے انداز کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے جن ناول نگاروں نے ناول تخلیق کئے ان میں سجاد حیدریلدرم، مجنوں گورکھپوری، قاضی عبدالغفار، نیاز فتح پوری اور حجاب امتیاز علی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ان کے یہا ں رومانیت بڑی شدومد گہرائی وگیرائی کے ساتھ در آئی ہے۔ ۲۳۹۱ئ کے بعد ترقی پسند تحریک کے لیے راہ ہموار ہوئی اور اد ب کو زندگی سے قریب کر کے تلخ حقائق کی عکاسی پر زور دیا گیا۔ ادیبوں اور شاعروں نے مارکسی تعلیم کے زیر اثر سماج کے طبقاتی کشمکش سے پیدا ہونے والی انسانی صورت حال کو ادب کا موضوع بنایا۔اس تحریک کے زیر اثر جن ناول نگاروں نے اپنے قلم کو جنبش دی ان میں سجاد ظہیر، کرشن چندر، راجندرسنکھ بیدی، عصمت چغتائی، عزیز احمد، شوکت صدیقی، خدیجہ مستور، قاضی عبدالستار، جیلانی بانو اور خواجہ احمد عباس وغیرہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔تقسیم کے واقعہ نے برصغیر کا منظر نامہ بدل دیا۔ فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے،لاکھوں انسان قتل ہوئے اور متنوع سماجی،معاشی اور نفسیاتی مسائل رونما ہوئے۔عبداللہ حسین، کرشن چندر، خدیجہ مستور، قرۃ العین حیدر وغیرہ نے تقسیم ہند کے موضوع کو اپنے ناولوں میں جگہ دی۔جدیدیت اور مابعد جدیدیت سے اردو ناول میں ہئیت ، تکنیک اور موضوع پر تبدیلی دیکھنے

کو ملی ۔اکیسویں صدی تک آتے آتے اردو ناول فکری وفنی اعتبار سے نمایاں وسعت اختیار کر گیامعاصر ناول نگاروں نے ان تمام موضوعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے،جو موجودہ دور کے سماج کے ساتھ منسلک ہیں۔اردو ناول کو مختلف اور منفرد فکری وفنی تجربات سے روشناس کرانے اور اس کے معیارومقام کو بلند یوں سے ہمکنار کرانے میں جن تخلیق کاروں نے نمایاں کردار ادا کیاہے ان میں غضنفر، پیغام آفاقی، مشرف عالم ذوقی، سید محمد اشرف، شموئل احمد، ساجدہ زیدی، ترنم ریاض، عابد سہیل، عبدالصمد، انیس اشفاق، شمس الرحمٰن فاروقی، علی اکبر ناطق، نورالحسنین، رحمان عباس، خالدجاوید وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ترنم ریاض : ۔ ترنم ریاض کا اصل نام فریدہ ترنم ہے لیکن پروفیسر ریاض پنجابی سے شادی کرنے کے بعد ترنم ریاض کا قلمی نام اختیار کیا۔ ترنم ریاض وادی کشمیر کی پہلی مصنفہ ہے جو اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے پورے برصغیر میں جانی جاتی ہے۔ وہ فکشن نگار ہونے کے ساتھ ساتھ شاعرہ بھی تھی۔اپنے ہم عصر خواتین فکشن نگاروں میں ان کی آواز منفرد ہے۔ ان کی تحریروں میں کشمیری معاشرے کا بھرپور عکس ملتا ہے۔ترنم ریاض کا ذہن بچپن ہی سے اردو ادب کی طرف مائل رہا ہے۔ترنم ریاض جب اپنے بچپن کے ایام سے باہر نکلی تو ایک طرف کشمیر کے قدرتی مناظر سے مسرت حاصل کرتی رہیں اور دوسری طرف کشمیر میں پل رہے تاریکی پہلووں سے بھی نہ صرف آگاہ ہوئیںبلکہ ان سے متاثر بھی ہوئیں جس کا ذکر ان کے بعض تخلیقات میں بھی ملتا ہے،جو قاری کے دل پرگہرا تاثر چھوڑ جاتی ہیں۔ان کی تحریروں میں وادی کشمیر کے لوگوں کا کرب صاف طور جھلکتا ہے۔ان کے ناولوناور افسانوں مینمقصدیت اور اصلاح اپنی جگہ موجود ہے۔لیکن انھوں نے اس مقصدیت کو اپنے فن پر کہیں حاوی نہیں ہونے دیا۔معاشرتی شعور کے ساتھ ساتھ نفسیاتی بصیرت اور متصوفانہ رنگ کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں۔ان کی تحریروں میں معاشرے میں جاری ناانصافی، فن کارانہ بصیرت و فن پر ان کی دسترس،سماجی و سیاسی صورت حال کا گہرہ شعور،رومانیت و کشمیر کے پُر ور فضا کی

عکاسی،ظلم وجبر ،استحصال، عورت کی مظلومیت اور محرومی نمایاں طور پر نظر آتاہے۔

مشرف عالم ذوقی :۔ مشرف عالم ذوقی کا شمار اردو کے اہم تخلیق کاروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے ناول، افسانہ، ڈرامہ،تنقیدوغیرہ میں طبع آزمائی کر کے اردو ادب کو نئے زاویوں سے ہم کنار کیا۔اردو ناول نگاری کی تاریخ میں ان کوایک منفرد مقام حاصل ہے۔مشرف عالم ذوقی کی شخصیت کسی مخصوص نظریے یا رجحان کے چند گنے چنے اصولوں تک محدود نہیں ہے بلکہ آپ نے اپنے ذوق وجدان کی سیرابی ہر مکتب فکر سے حاصل کر کے انسان کو انسانیت کے ایک اہم محاذ پر کھڑا کردیا ہے،جہاں سے آپ کمر بستہ ہو کر ظلم وجبر کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے آپ نہ صرف عام قارئین کو اپنی جانب متوجہ کراتے ہیں بلکہ اہل علم وادب کو بھی اپنی تخلیقات کا قائل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔آپ نے افسانہ اور ناول کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے کر اپنی صلاحیت کا لوہا منوایا ہے۔ مشرف عالم ذوقی نے اپنے ناولوں میں انسانی زندگی کے مختلف پہلووں ،معاشرتی مسائل اور سیاسی ومذہبی تضادات کو نہایت گہرائی و گیرائی کے ساتھ پیش کیا ہے۔مشرف عالم ذوقی ان تخلیق کاروں میں سے تھے جنہوں نے ظلم وجبر اور استحصال کے خلاف بڑی بے باکی اور جرات مندی کے ساتھ احتجاج کیا ہے۔انہوں نے اپنے ناولوں میں موجودہ عہد میں پھیلی بدعنوانیوں کا کھل کر خلاصہ کیا ہے۔خواہ وہ سماجی ،سیاسی، مذہبی،ادبی یا فکری ناانصافی ہو۔ان کے ناولوں کی خاص بات یہ ہے کہ وہ معاشرتی اور نفسیاتی مسائل کو خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں۔انھوں نے اپنا پہلا ناول ”عقاب کی آنکھیں“ محض سترہ برس کی عمر میں تحریر کیا۔

اغراض ومقاصد:۔

۱۔ تقابلی ادب کے نشیب وفرازکا تجزیہ کر کے اس کی اہمیت اور سمت وممکنات کا بیان کرنا ۔

۲۔ اردو کی ادبی روایت میں تقابلی مطالعہ کا جائزہ لیکر اس کی مختلف منزلوں کی تفہیم کرنا۔

۳۔ ترنم ریاض اور مشرف عالم ذوقی کے منتخب ناولوں میں تشخص،انصاف اور سماجی روابطہ کا تجزیہ کرنا۔

۴۔ بیسویں صدی کے اہم واقعات کا مطالعہ کر کے یہ دیکھنا کہ ازخود دونوں مصنفین کے ہاں تہذیبی،ثقافتی اور سماجی اثرات کس حد تک مرتب ہوئے ہیں اور اس کا براہ راست ان کی تخلیقیت میں کس طرح جلوہ گر ہے۔

تحقیقی طریقہ کار :۔

اس تحقیقی مقالے کی پیشکش میں میرا طریقہ معروضی رہے گا۔تقابلی مطالعہ کے بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھا جائے گا اور حتی المقدور زوایہ نظر عقلیت اور منطقیت پر رکھنے کی کوشش ہو گی۔ دونوں کے منتخب ناولوں کے تقابل کے دوران غیر جابندارانہ انداز اختیار کیا جائے گا۔بنیادی ماخذات کا تجزیہ کر کے مجوزہ موضوع کے ابعاد وجہات کا مطالعہ کیا جائے گا۔

موضوع پر ہوئے پہلے سے کام کا جائزہ:۔

اردو ناول کی عمر اگر چہ بہت طویل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اردو میں تخلیقی اور تنقیدی سطح پر ناول کا جو سرمایہ دستیاب ہے وہ اس کی کامیابی اور وسعت پر دلائل ہے اردو ناول اپنی ابتدا سے ہی ناقدین کے لیے ایک اہم

موضوع رہا ہے اور موجودہ وقت تک اس کے فکر وفن سے متعلق سینکڑوں کتابیں،مقالے اور مضامین شائع ہو کر اس کی تفہیم میں اپنا کردار ادا کر چکے ہیں اور خوش آئند بات یہ ہے کہ یہ سلسلہ ہنوز جاری وساری ہے۔" ترنم ریاض اور مشرف عالم ذوقی کے ناولوں کا سماجیاتی تقابل" ان معنوں میں ایک منفرد اور قابل تحقیق موضوع ہے کہ آج تک کسی بھی محققین نے اس موضوع کو اپنے حیطہ تحقیق میں نہیں لیا ہے۔اگر چہ دونوں پر منفرد طور پر تحقیق کی گئی ہے لیکن ان دونوں کے تقابلی مطالعہ پر اب تک کوئی کام نہیں کیا گیا۔جس کی وجہ سے یہ تحقیق اہمیت کی حامل ہیں۔اس لئے راقم اس موضوع پر کام کرنا چاہتا ہے تاکہ اردو ناول مےں اےک اور نئے باب کا اضافہ ہو جائے گا۔

موضوع کی تحقیقی اہمیت :۔

اس موضوع کی تحقیقی اہمیت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ یہ اردو ادب کے دومختلف اور منفرد ناول نگاروں کی فکر، اسلوب، موضوعات اور نظریات کا تقابلی جائزہ لینے کا موقع فراہم کرتا ہے اس سے نہ صرف اردو ادب کی موجودہ صورت حال کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے بلکہ اس کی روشنی میں مستقبل کے رجحانات اور سماجی تبدیلیوں کے اثرات کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔اس طرح سے ےہ مقالہ معروضی طور پر دونوں کے یہاں تہذےب و ثقافت اور معاشرتی صورت حال کا مطالعہ ہو گا جو اردو ادب اورخاص طور پر فکشن میں اےک نئے باب کا اضافہ ہو گا ۔واضح رہے اردو ادب مےں ناول بحےثےت صنف کا

کےنوس وسےع و عرےض ہے اور کافی اہمےت کا حامل بھی ہےں۔اگر چہ مبصروں نے اپنی بساط کے مطابق اس پر قلم آزمائی کی ہے تاہم اےسے کئی گوشے ہنوز پردہ کشائی کے متقاضی ہےں ۔راقم اس مقالے مےں ان تارےک گوشوں کو نوک قلم سے منور کرنے کی سعی کر ے گا اور قارئےن کے سامنے ترنم ریاض اور مشرف عالم ذوقی کے ناولوں کا سماجیاتی تقابل کے جو تصورات ہےں ان کا احاطہ مذکورہ مقالے مےں کےا جائے گا۔

ابواب بندی

باب اول : تقابلی مطالعہ : روایت ،ممکنات اور مضمرات

باب دوم : تقابلی ادب کی روایت اردو ادب کے تناظر میں : ایک تعارف

باب سوم : اردو ناول کی شعریات

باب چہارم : ترنم ریاض اور مشرف عالم ذوقی کے ناولوں کا سماجیاتی تقابل

ماحصل

كتابیات

نمبر شمار مصنف سنِ اشاعت کتاب کا نام ناشر

۱۔ ابوالکلام قاسمی ۱۰۰۲ء آزادی کے بعد اردو فکشن (مرتب) ساہتیہ اکادمی دہلی

۲۔ ارتضیٰ کریم ۷۰۰۲ء اردو فکشن کی تنقید لکشمی نگر،دہلی

۳۔ سہیل بخاری ۲۷۹۱ء اردو ناول نگاری الحمر ا پبلیشرز، دہلی

۴۔ محمد احسن فاروقی، نورالحسن ہاشمی ۸۴۹۱ء ناول کیا ہے ا لحمر ا پبلیشرز، دہلی

۵۔ یوسف سرمت ۰۰۰۲ء بیسویں صدی میں اردو ناول ترقی اردو بیورو،نئی دہلی

۶۔ علی عباس حسینی ۷۸۹۱ء اردو ناول کی تاریخ و تنقید ایجو کیشنل پبلشنگ،علی گڑھ

۷۔ احسن فاروقی ،ڈاکٹر ۶۷۹۱ء اردو ناول کی تنقیدی تاریخ ادارہ فروغ اردو ،لکھنو

۸۔ احمد صغیر،ڈاکٹر ۵۱۰۲ء اردو ناول کا تنقیدی جائزہ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،دہلی

۹۔ انور شاہ ۲۹۹۱ء ہندوپاک میں اردو ناول (تقابلی مطالعہ) پیش روپبلی کیشنز،نئی دہلی

۰۱۔ سید احتشام حسین ۲۵۹۱ء تنقید اور عملی تنقید آزاد کتاب گھر،دہلی

۱۱۔ حیات افتخار،ڈاکٹر ۰۱۰۲ء تقابلی ادبی مطالعہ جے۔ایم۔ پراسس،چنئی

۲۱۔ عبدالستاردلوی ۶۱۰۲ء تحقیق اورتقابلی ادب انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ،ممبی

۳۱۔ محمد حسن ۰۹۹۱ء مشرق ومغرب میں تنقیدی تصورات ترقی اردو بیور،نئی دہلی
۴۱۔ ترنم ریاض ۴۰۰۲ء مورتی ایم۔ آر۔ آفیسٹ پرنٹرز، نئی دہلی
۵۱۔ ترنم ریاض ۹۰۰۲ء برف آشنا پرندے ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس ، دہلی
۶۱۔ ترنم ریاض ۸۰۰۲ء میرا رختِ سفر ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۷۱۔ صدیقی محی الدین، ڈاکٹر ۳۰۰۲ء اردو ناولٹ کامطالعہ نرالی دنیا پبلکیشنز،نئی دہلی
۸۱۔ فرزانہ نسیم ۶۰۰۲ء اردو ناول میں متوسط طبقے کے مسائل ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۹۱۔ فرمان فتح پوری،ڈاکٹر ۹۰۰۲ء اردو نثر کا فنی ارتقاء ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۰۲۔ محمد غیاث الدین ۵۰۰۲ء فرقہ واریت اور اردو ناول ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۱۲۔ نگینہ جبیں ۲۰۰۲ء اردو ناول کا سماجی اور سیاسی مطالعہ۔ اے دریا آباد،الہ آباد
۲۲۔ وہاب اشرفی ۷۰۰۲ء مابعد جدیدیت ،مضمرات وممکنات ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۳۲۔ ابولکلام قاسمی،پروفیسر ۰۱۰۲ء ناول کا فن (ترجمہ) ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۴۲۔ مشرف عالم ذوقی ۳۱۰۲ء پوکے مان کی دنیا ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۵۲۔ مشرف عالم ذوقی ۰۰۰۲ء ذبح تخلیق کار پبلشرز، دہلی
۶۲۔ مشرف عالم ذوقی ۵۰۰۲ء پروفیسر ایس کی عجیب داستان وایا سونامی ، ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۷۲۔ مشرف عالم ذوقی ۳ ۲۰۱ء لے سانس بھی آہتہ ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی

۸۲۔ عظیم الشان صدیقی ۸۰۰۲ء اردو ناول آغاز وارتقاء۱۸۵۷۔۱۹۱۴ ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۹۲۔ صغیر افراہیم ،ڈاکٹر ۸۱۰۲ء اردو ناول،تعریف، تاریخ اور تجزیہ براون بُک پبلی کیشنز،علی گڑھ
۰۳۔ سلیم محی الدین ،ڈاکٹر ۶۱۰۲ء اردو ناول کی تنقید وتجزیہ ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی
۱۳۔ شہاب طفر اعظمی،ڈاکٹر ۶۰۰۲ء ا ردو ناول کے اسالیب تخلیق کار پبلشرز،دہلی
۲۳۔ سمیہ بشیر ۸۱۰۲ء ذوقی کی ادبی کائنات ایجو کیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی

1.Steven Totosy Comperative Literature Theory, Method , Application ,
Rodopi Amsterdam ,Atlanta,1998,
2. Samuel Osherson, Comperative Research Methods, United Kingdom,
Prentice Hall, 1979
3. Newton P. Stalkneeht and Horst Frenz, Comperative Literature : Methods
and Perspectives , Southern Illinois University Press, 1971
4. Charles Bernheimer ,Comperative Literature in The age Of
Multiculturalism , John's Hopkins University Press, 191224

Research Scholar Supervisor
Dilber Ahmad Wagay Prof. Irfan Ahmad
Malik

Head Of the Department
Prof. Irfan Ahmad Malik

CERTIFICATE

1. Certified that the research programme of Mr.Dilber Ahmad Wagay has been drafted with sufficient care and keeping in view the regulations of the university on the subject and the needs of the research scholar concerned.
2.Certified that the supervisor concerned is at present supervising research work of Ph.D. research scholars as a guide and research scholars as co-guide, including the present one, which is well within the university/ UGC prescribed limit.
3.Certified that the required logistics and literature pertaining to the study of the research scholar concerned on the available campus/ locally and the work of the research scholar would not suffer for want of the same.

Signature and Name of the Research Advisory Committee (RAC) of the scholar.

Dr. Irfan Ahmad Malik Dr. M. Rashid Azeez Dr. Altaf Hussain

Forwarded to the Dean School of Languages for placing the Research Programme before the Board of Studies/School Board/AC for approval.

Head, Department of Urdu

Recommendation of Board of Studies/School Board/Dean.

Signature of the Dean

Synopsis for Ph.D
Taranum Reyaz Aur Musharraf Alam Zauqi ke Novellu ka Samajyati Taqaabul

Research Scholar
Dilber Ahmad Wagay

Supervisor
Dr. Irfan Ahmad Malik

Department of Urdu
Central University of Kashmir
2024

Dean School of Languages
Department of Urdu
Central University of Kashmir
Ganderbal

Research Scholar
Dilber Ahmad Wagay

Supervisor
Dr. Irfan Ahmad Malik

Enrollment no. 23157CUKmr010
Date of Registration : 07-06-2024